# ایک کی رقم، دوسرے کا کام اور سارا نفع رقم دینے والے کو ملے، اس شرط پر پارٹنر شپ کرنا کیسا؟

ریفرینس نمبر: IEC-114 | تاریخ: 14-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اپنی دوکان پر چوکر(Husk) (جانوروں کا چارہ) وغیرہ بیچ کر اپنا کام چلا رہا ہوں۔ میرا کزن مجھے کچھ انویسٹمنٹ(Investment) یوں دے رہا ہے کہ اس رقم سے صرف کھاد خرید کر اپنی دوکان پر رکھوں، جس کی ایک بوری نقد 13 ہزار روپے کی خرید کر مارکیٹ میں 4 مہینے کے ادھار پر 16 ہزار روپے کی بیچی جاتی ہے۔ کھاد کی خرید و فروخت، اس کو دوکان میں رکھنا، کسٹمر سے پیسوں کی وصولی وغیرہ سب کام میں کروں گا اور ان کاموں کے عوض ان سے کسی قسم کا کوئی نفع اور عوض وصول نہیں کروں گا اور ان کے مال کا حساب کتاب الگ رکھوں گا۔ میرا اس میں صرف یہ فائدہ ہو جائے گا کہ میری دوکان پر ایک آئٹم کا اضافہ ہو جائے گا جس کی وجہ سے زیادہ کسٹمر میرے پاس آئیں گے۔ تو کیا اس کی شرعا اجازت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی کو انویسٹمنٹ(Investment) اس شرط پر دینا کہ کام سارا کا سارا وہ کرے گا اور تمام کا تمام نفع انویسٹر(Investor) کا ہو گا، کام کرنے والے کو اپنے کام کے عوض کچھ بھی نہیں ملے گا، شرعی اصطلاح میں ابضاع / بضاعت کہلاتا ہے، فی نفسہ یہ جائز ہے۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ کا اپنے کزن کی انویسٹمنٹ(Investment) سے کھاد خریدنا اور اسے مارکیٹ میں رائج شرعی طریقے کے مطابق ادھار یا نقد بیچنا اور ضروری اخراجات نکالنے کے بعد مکمل نفع اپنے کزن کو دے دینا اور اپنے کام اور اپنی کسی سروس کا کوئی معاوضہ نہ لینا، بالکل جائز ہے۔

لیکن یہاں اس بات کا خیال رہے کہ آپ چونکہ کزن کے وکیل بن کر ان کے مال میں خرید و فروخت کا تصرف کریں گے لہٰذا عقد بیع کے حقوق مثلاً پیمنٹ کی وصولی وغیرہ کا تعلق آپ سے ہو گا۔ آپ کے قبضہ میں ان کا مال امانت ہو گا۔ آپ کی طرف سے کسی قسم کی کوتاہی (Negligence) کے بغیر مال ہلاک ہو گیا یا مال میں نقصان ہو گیا تو آپ پر کسی قسم کا کوئی تاوان نہیں ہو گا۔ ان کے مال کا جتنا نفع ہوا ہے، اس تمام کے حقدار آپ کے کزن ہوں گے ۔ اگر کوئی نئ صورت حال پائی گئ تو مختلف صورتوں پر مزید احکام شرعیہ لاگو ہو سکتے ہیں۔

علامہ محقق اِبن عابدین شامی علیہ الرحمہ "اِبضاع" کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" وھو ان یکون المال للمبضع، والعمل من الآخر، ولا ربح للعامل "یعنی: ابضاع یہ ہے کہ ایک شخص کا مال اور دوسرے کا کام ہو جب کہ کام کرنے والا نفع نہ لے۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد 05، صفحہ 657، مطبوعہ بیروت)

المبسوط میں ہے:" ولو کان قال: علی ان ما رزق اللہ تعالی فی ذلک من شیء فھو کلہ لرب المال، فھذہ بضاعۃ مع المضارب ولیس لہ فیھا ربح، ولا اجر، ولا ضمان علیہ فی المال ان ھلک؛ لانہ ما ابتغی عن عملہ عوضا فیکون ھو فی العمل معینا لصاحب المال۔۔۔ فیکون المال فی یدہ امانۃ "یعنی: اگر رقم دیتے ہوئے یہ طے ہوا کہ اس رقم سے اللہ جو رزق عطا فرمائے گا وہ صرف انویسٹر کا ہو گا تو یہ "بضاعت" ہے، جس میں اس کا نہ کوئی نفع ہو گا نہ کوئی اُجرت ہو گی، اور مال ہلاک ہونے کی صورت میں ضمان بھی نہیں ہو گا کیونکہ کام کرنے والے نے اپنے کام کا کوئی عوض طلب نہیں کیا جس کے باعث کام کرنے والا مال کے مالک کا محض معین و مددگار ہو گا جب کہ مال اس کے پاس امانت قرار پائے گا۔

(المبسوط، جلد 22، صفحہ 24، دار المعرفۃ بیروت)

بطورِ بضاعت، کسی کو اپنا مال دینا جائز ہے جیسا کہ درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: ”لو قال المبضع لاحد خذ ھذہ الالف الدرھم بضاعۃ وبع واشتر بھا لی جاز“ یعنی: اگر بضاعت پر کام کروانے والے نے کسی سے کہا کہ یہ ہزار درہم بطورِ بضاعت لے لو اور اس سے میرے لیے خرید و فروخت کرو تو یہ جائز ہے۔

(درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، جلد3، صفحہ367، دار الکتب العلمیہ)

ابضاعاً مال لینے والا وکیل ہوتا ہے، اور اس کے قبضہ میں مال امانۃً ہوتا ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے: ”واذا شرط کون الربح تماما عائدا الی صاحب راس المال فیکون راس المال فی ید العامل بضاعۃ والعامل مستبضع ومن کون المستبضع فی حکم الوکیل المتبرع یصیر الربح او الخسار تماما عائدا الی صاحب المال“ یعنی: جب سارا نفع مال کے مالک کا ہونا عقد میں مشروط ہو تو کام کرنے والے کے ہاتھ میں راس المال بطورِ بضاعت ہو گا اور کام کرنے والا شخص مستبضع کہلائے گا۔ مستبضع کے وکیلِ متبرع ہونے کے لوازمات میں سے ایک یہ ہے کہ تمام کا تمام نفع صاحبِ مال کی طرف لوٹے گا۔

(مجلۃ الاحکام العدلیہ، صفحہ259، مطبوعہ کراچی)

وکیل بالبیع والشراء کی طرف عقد کے حقوق لوٹتے ہیں جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: ”حقوق العقد فی البیع، والشراء واخواتھما ترجع الی الوکیل مذھب علمائنا“ یعنی: ہمارے علما کے نزدیک خرید و فروخت اور ان کی اقسام میں عقد کے حقوق وکیل کی طرف لوٹتے ہیں۔

(بدائع الصنائع، جلد6، صفحہ33، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

05جمادی الاولی 1445ھ/20نومبر 2023ء



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com